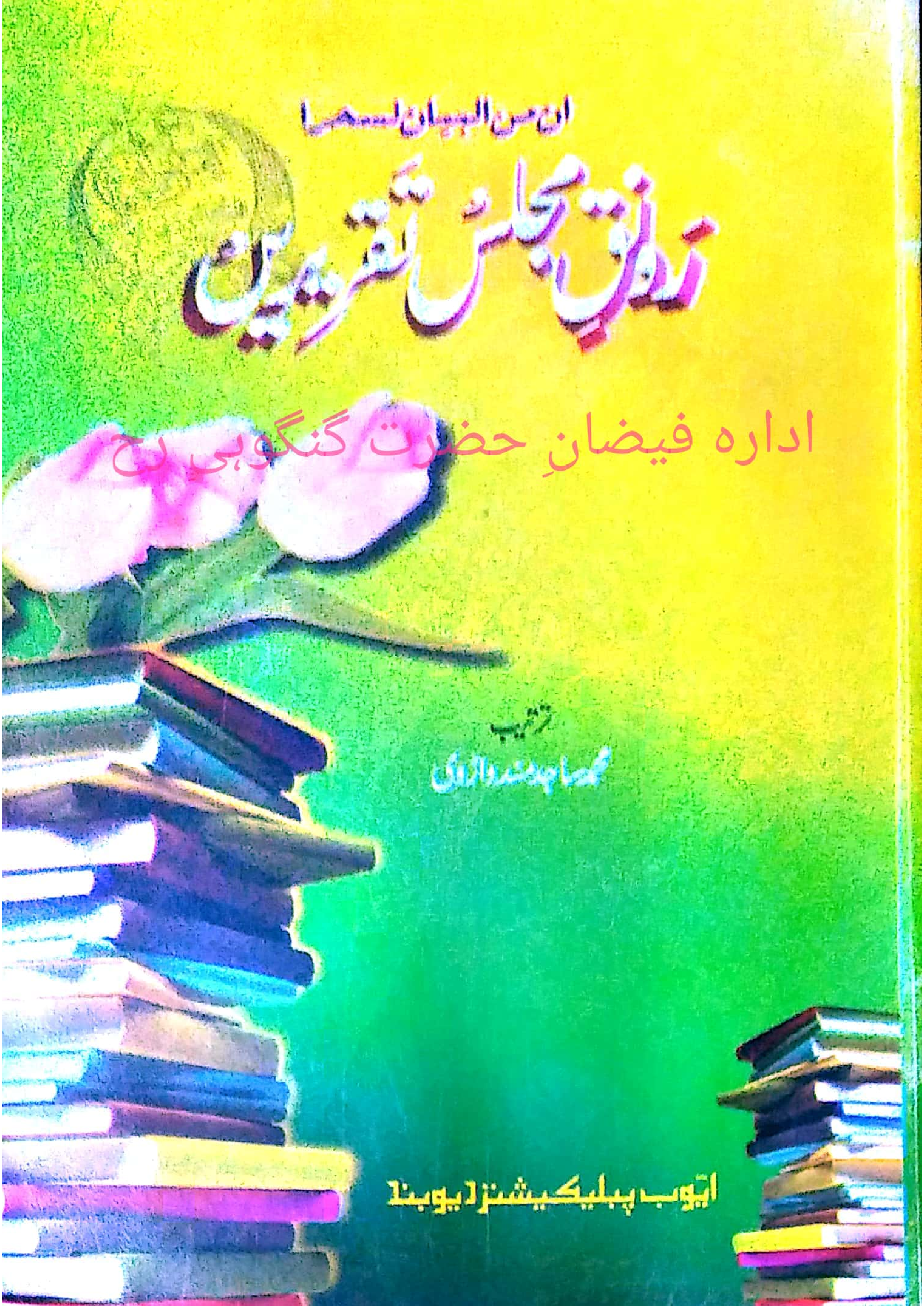

Scanned by CamScanner

ان من البیان لسحرا

رونقِ مجلس تقریریں

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

ترتیب

محمد ساجد منداوڑوی

متعلم مدرسہ اسلامیہ عربیہ خادم العلوم

باغونوالی ضلع مظفرنگر

ناشر

ایوب پبلیکیشنز دیوبند

Scanned by CamScanner

کتاب کے جملہ حقوق بحق نجم ایوب

مالک ایوب پبلیکیشنز دیوبند کے پاس محفوظ ہیں۔

نام کتاب	رونق مجلس تقریریں
ترتیب	محمد ساجد مندواڑوی
باہتمام	نجم ایوب صدیقی
صفحات	۶۴
کمپیوٹر کتابت	حراء کمپیوٹرس 9719511183
طباعت	رمزی آفسیٹ پریس دیوبند
سن اشاعت	۲۰۱۱ء
قیمت	۳۰ روپے
ناشر	**ایوب پبلیکیشنز دیوبند**
فون	09756689682
رہائش نمبر	09358611443
فیکس	01336-221922

ملنے کے پتہ

دیوبند وسہارنپور کے سبھی کتب خانوں پر دستیاب ہے۔

آپکے ضرورت کی تمام دینی، درسی، شروحات اور طبی کتب ملنے کا **پتہ** ایوب پبلیکیشنز محلہ ابو المعالی دوکان نزد مسجد شیخ الہند دیوبند 247554 (سہارنپور) یوپی الہند

فہرست تقاریر

تقریر اول.........مسلمان موجودہ حالات کا کیسے مقابلہ کریں

تقریر دوم.........ردغیرِ مقلدیت

تقریر سوم........شہدائے اسلام

تقریر چہارم......سنت پر عمل کریں گے

تقریر پنجم.........پرفتن دور کی نشانیاں اور مسلمانوں کیلئے طرز عمل

تقریر ششم.........تلک وجہیز ہماری مسلمان قوم میں ایک المیہ ہے

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

یقیں محکم، عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

(علامہ اقبالؒ)

Scanned by CamScanner

انتساب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احقر الوریٰ اپنی اس کاوِش کو مندرجہ ذیل تین اسلامی اداروں کی جانب منسوب کرتا ہے۔

(۱) مدرسہ خادم القرآن مندواڑہ ضلع مظفرنگر جہاں خاکسار کا وطن بھی ہے اور جس کی آغوش میں رہ کر تقریباً ساڑھے تین سال تک فیض حاصل کیا۔

(۲) جامعہ عربیہ اشرف العلوم رسول پور دبھیڑی ضلع مظفرنگر جہاں پر اپنی قسمت کے بقدر دو سال تک علمی پیاس بجھائی۔

(۳) جامعہ عربیہ خادم العلوم باغونوالی جہاں پر چار سال گذارنے کی توفیق نصیب ہوئی، اور جس کی چہار دیواری میں رہ کر وہاں کی انجمنوں، مشفق اساتذۂ کرام خصوصاً مفتی محمد اعظم صاحب قاسمی ضلع غازی آباد کی توجہات اور حوصلہ افزائی کے باعث کچھ بولنے اور لکھنے کا سلیقہ ہوا۔

نیز احقر الوریٰ اپنی اس کاوِش کو اپنے حقیقی بھائیوں اور اپنے مشفق والدین کی طرف منسوب کرتا ہے، نیز احقر الوریٰ اپنی اس کاوِش کو حضرت مولانا محمد اقبال صاحب مہتمم مدرسہ جامعہ محمودیہ گڑھ کی طرف منسوب کرتا ہے جن کی مخصوص دعاؤں اور دیرینہ آرزؤں نے اس قابل بنایا۔

محمد ساجد غفرلہٗ مندواڑہ

متعلم مشکوٰۃ شریف، مدرسہ خادم العلوم باغونوالی ضلع مظفرنگر

۱۱/۱/۲۷ھ

Scanned by CamScanner

تقریظ

نمونۂ اسلاف استاذ الاساتذہ حضرت الحاج مولانا محمد حنیف صاحب مظاہری

مہتمم مدرسہ خادم العلوم باغونوالی ضلع مظفرنگر

باسمہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اس امت کا امتیازی وصف بنایا ہے، اور اس کے خیر امت ہونے کو ان دونوں کاموں سے وابستہ کیا ہے یہ عمل امت کیلئے ہر فرد پر اس کے علم و استطاعت کے بقدر لازم ہے، پھر شریعت نے سلیقہ مندی حسن ترتیب اور حسن اداء کو مطلوب قرار دیا ہے با لخصوص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں حسن اداء کو زیادہ اہمیت حاصل ہے، اسی سے بات میں تأثر اور مخاطب میں انفعال پیدا ہوتا ہے اسی حسن اداء کو قرآن نے حکمتِ موعظۂ حسنہ سے تعبیر کیا ہے اس لئے ہر مبلغ و خطیب کو اس کا اہتمام ہونا چاہئے کہ جو بات پیش کرنی ہے، نہایت سلیقہ مندی سے

مرتب طور پر مؤثر انداز میں پیش کرے، اسی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے مختلف کتابیں کتب خانوں میں دستیاب ہیں ،مدرسہ ہذا کا ایک باذوق طالب علم مولوی محمد ساجد نے بھی جو ان چیزوں سے کافی دلچسپی رکھتے ہیں ایک مجموعہ جمع کیا ہے جس کا نام ''رونق مجلس تقریریں'' ہے زیر نظر کتاب کے چیدہ چیدہ مقامات کو دیکھکر بڑی خوشی ہوئی ،خداوند قدوس سے دعاء ہیکہ عزیز موصوف کی اس طالب علمانہ کاوش کو قبول فرما کر طلبہ اور عوام کیلئے مستفید ہونیکا ذریعہ بنائے (آمین)

والسلام

محمد حنیف غفرلہ مہتمم مدرسہ خادم العلوم باغونوالی مظفرنگر

٢٦/١٢/٢٩ھ

تقــــریظ

ادیبِ زماں استاذ الاساتذہ حضرت مولانا و مفتی محمد راشد صاحب اعظمی

استاذ دار العلوم دیوبند

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد

تحریر و تقریر خدمت دین کے بہترین ذرائع میں سے ہیں، انسان کا اندازِ بیاں جس قدر مؤثر اور مدلل ہوگا سامع پر ویسے ہی اثرات مرتب ہوں گے، شائقین تحریر و تقریر کو ابتداء میں مشق و تمرین کی ضرورت ہوتی ہے اس سلسلہ میں معتبر اور مدلل مضامین ذہن نشین کرنے کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔

اسی ضرورت کے پیش نظر مولوی محمد ساجد صاحب مظفر نگری متعلم مدرسہ خادم العلوم باغونوالی نے معتبر کتابوں اور رسائل سے اخذ کر کے ضروری موضوعات پر تقریروں کے مواد یکجا کرنے کی کوشش کی ہے میں نے ان کی یہ کتاب بعض مقامات سے دیکھی جس سے اندازہ ہوا کہ ان کی تصنیف انشاء اللہ تقریر کی مشق بہم پہنچانے میں مفید ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائے۔ والسلام

محمد راشد اعظمی

استاذ دار العلوم دیوبند

Scanned by CamScanner

تقریظ

حضرت مولانا حامد حسن صاحب استاذ فقہ

ونائب مہتمم مدرسہ خادم العلوم باغونوالی مظفرنگر

عزیز القدر، ہونہار طالب علم محمد ساجد سلّمہ، نے افہام وتفہیم کے انداز پر بنام ''رونقِ مجلس تقریریں'' مجموعہ مرتب کیا ہے، آج کے دور کی اشد ضرورت ہے کہ انسان اظہار مافی الضمیر پر قادر ہو اور ابتداء ہی سے اس میدان میں مہارت حاصل کرلے، ماشاء اللہ عزیز موصوف نے حسنِ ذوق وسلیقہ مندی کا ثبوت پیش کرنے کی سعی بلیغ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور طلبۂ عزیز کو استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حامد حسن غفرلہٗ

نائب مہتمم مدرسہ خادم العلوم باغونوالی مظفرنگر

۱۴ ارمحرم الحرام ۱۴۲۷ھ

تقــــریظ

منکسر المزاج، مفسر قرآن جناب حضرت مولانا و مفتی محمد اعظم قاسمی غازی آبادی

استاذ تفسیر وفقه مدرسه خادم العلوم باغونوالی مظفرنگر

نحمدهٗ ونصلی علی رسوله الکریم امابعد

خادم العلوم باغونوالی کے ایک نوجوان فرزند مولوی محمد ساجد سلمہٗ مظفرنگری نے تقاریر کا ''رونقِ مجلس تقریریں'' مجموعہ مرتب کیا ہے، جس میں دارالعلوم دیوبند، خادم العلوم باغونوالی کے اساتذۂ کرام کی رائے درج ہیں، سبھی نے اس مجموعہ کو حسنِ نظر سے دیکھا ہے، میں نے بھی خود اس کو سنا اور دیکھا ہے، بڑی خوشی کی بات ہے، کہ عزیز موصوف نے پُر مغز مضامین کو مختلف جگہوں سے جمع کیا ہے، ذاتِ عالی سے التجا ہے کہ عزیز موصوف کی اس کاوِش کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے زادِ آخرت بنا کر عوام وخواص کے لئے مستفید ہونے کا ذریعہ بنائے۔ آمین والسلام

محمد اعظم قاسمی

خادم التدریس والافتاء

مدرسہ خادم العلوم باغونوالی مظفرنگر

۱۵ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ

تقــــــریظ

خطیب عصر حضرت مولانا محمد اقبال صاحب

مہتمم جامعہ محمودیہ گڑھ مکٹیشور ضلع غازی آباد یوپی

ث : الحمد للہ الذی علم الانسان مالم یعلم والصلوٰۃ والسلام علی المبعوث الی الامم ای العرب والعجم امابعد:

ت : روز اوّل سے یہ سلسلۃ الذہب جاری وساری ہے کہ جب جب بھی کسی فرعون نے اپنی فرعونیت وطاغوطیت کے نشہ میں سرمست ہوکر سر اُٹھایا ہے وقت کے موسیٰ (حساس اور اولوالعزم نوجوانوں) نے اس سے پنجہ آزمائی کی اور اس کو سرنگوں ہونے پر مجبور کردیا؛ سنۃ اللہ بھی ہے۔

م : مگر یہ اس وراثت انبیاء، نیابت رسل یعنی دینی امور کی انجام دہی اور صحیح اشاعت وتبلیغ کے لئے علم دین، فہم صحیح کے ساتھ ساتھ مقصد صحیح، نہج صحیح، نیت صحیح، فکر صحیح کا ہونا لابدی امر میں سے ہے۔

ض: عزیز محترم مولوی محمد ساجد سلمہٗ کے عزم مسمم اور ارفع اخلاق وافکار سے محسوس ہوتا ہے کہ باوجود ابھی طفل مکتب ہونے کے اپنے آپ کو عملاً جانباز مجاہدوں کی طرح محض رضاء رب کے لئے خدمت دین کے کارواں میں سرگرم دیکھنا چاہتے ہیں گویا محترم یہ شعر گویا ہیں:

اک کہانی وقت لکھے گا نئے مضمون کی جس کی سرخی کو ضرورت ہے ہمارے خون کی

چونکہ عزیز م میں بلند حوصلہ جذبات اور اصحاب نبیؐ کے اوصاف حمیدہ کی ہلکی سی جھلک جو فلاح وصلاح کا ضامن ہے نظر آتی ہے یہ غیر معمولی تحریر تحریک اسی تگ ودو میں کوشاں رہنے کی واضح دلیل ہے۔

اح: بندے نے کتاب کو جابجا دیکھا ہے مضامین میں مقتضی الحال کی مطابقت، عنادین بھی دلچسپ تجویز کرنے کے ساتھ ساتھ طرز تکلم کو عام فہم لہجہ اگرچہ سادہ ہے لیکن گفتگو کو خوش اسلوبی میں ڈھالنے کی سعی کی ہے۔

د: احقر سمیع ومجیب سے دعاگو ہے کہ مبتدی کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے سرفراز فرما کر اس کا فیض عام وتام فرمائے اور قوی دعزیز سے امید قوی ہے کہ استقبال میں محترم کا اقبال چمکائے اور زندگی کو اتباع نبی واتباعہ سے سرشار فرما کر موصوف کو شیریں سخن، صداقت وبے باکی عطا فرمائے نیز موصوف کے قلب وجگر کو معرفت الٰہی اور عشق رسول سے معمور فرما کر جملہ اعمال میں اخلاص عطا فرمائے۔

نوٹ: ث سے مراد حمد وثنا، ت سے مراد تمہید، م سے مراد مقصد، ض سے مراد ضرورت، اح سے مراد اظہار حقیقت، د سے مراد دعا

تقــــریظ

عالی جناب حضرت مولانا فرمان الحق صاحب قاسمی

مدرس مدرسہ خادم العلوم باغونوالی ضلع مظفرنگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اشاعت دین کے مختلف طرق ہیں جس میں تقریر و بیان بھی اہم وموثر طریقہ ہے، طلباء کی مضمر صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کیلئے اس دور میں بہت سے تقریری مجموعے طبع ہو رہے ہیں عزیز گرامی مولانا محمد ساجد سلمہ نے بھی ایک سعی اس سلسلہ میں فرمائی ہے اس میدان میں ان کا یہ پہلا قدم ہے دعاء ہے کہ اللہ تعالی مزید کوشش کی توفیق بخشے اور اس مجموعے کو ہر خاص وعام کے لئے مفید بنائے (آمین)

ناکارہ یکے از خادم قرآن

فرمان الحق

مدرس مدرسہ خادم العلوم باغونوالی

۳/۱۲/۲۶ھ

Scanned by CamScanner

اظہارِ مسرّت

از: محمد ابوذر ربوڈینہ، محمد افضال بگیانہ، محمد اکرام بگھروی
وتمام طالبانِ علوم نبویہ مدرسہ خادم العلوم باغونوالی مظفر نگر

حامدأومصلیا۔امابعد

انتہائی مسرت وشادمانی کی بات ہے کہ مولانا محمد ساجد مندواڑہ کی تقریر کوئی بار سننے کا موقع ملا، جہاں ان کی تقریر کو سننے کے بعد دلی خواہش ہوئی کہ کاش یہ تمام تقاریر کتابی شکل میں ہوتیں جس سے اُمت کو استفادہ کا موقع مل سکے۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر ہم تمام ہی درسی ساتھیوں نے موصوف سے درخواست کی کہ آپ اپنی تقاریر کو عوام وخواص کے درمیان کتابی شکل میں پیش کریں، تاکہ امت کو استفادہ کا موقع ملے، چنانچہ موصوف نے ہم لوگوں کی درخواست کو خندہ پیشانی کے ساتھ قبول فرما کر تمام تقاریر کو کتابی شکل میں ترتیب دیا، اور ''رونقِ مجلس تقریریں'' کے نام سے موسوم کیا۔

ہم تمام طالبان تہہ دل سے دعا گو ہیں کہ اللہ رب العالمین اس کتاب کو شرفِ قبولیت بخشے۔آمین۔

محمد ابوذر ربوڑینہ، محمد افضال بگیانہ محمد اکرام بگھروی

Scanned by CamScanner

کچھ دل کی باتیں

مدرسہ خادم العلوم باغونوالی میں تہذیب الاخلاق کے نام سے ایک انجمن ہے، ہر ہفتہ با قاعدہ، تقریری پروگرام ہوتے ہیں، طلبہ ذوق وشوق سے اس میں حصہ لے کر اپنی خوابیدہ صلاحیتوں کو اُجاگر کرتے ہیں، بعض وہ احباب جو تقریر وخطابت کے میدان میں ماہر تھے مختلف اوقات میں انھوں نے مجھ سے تقریر لکھنے کی فرمائش کی، میں نے اکرام ومحبت کے جذبہ سے ان کے مزاج شوق وشعور کو دیکھ کر ہمت سے ان کی فرمائش پر لبیک کہا۔ کچھ دنوں بعد میں نے ان کو مختلف مقامات سے جمع کر دیا، اس کے بعد جن لوگوں نے اس پر نظر ثانی کی ہے، میری مراد حضرت الاستاذ مفتی محمد اعظم صاحب مسوری ضلع غازی آباد استاذ فقہ وتفسیر مدرس خادم العلوم باغونوالی اور حضرت مہتمم صاحب اور مولانا حامد حسن صاحب نائب مہتمم مدرسہ ہٰذا اور قاری ومولوی فرمان الحق مدرس مدرسہ ہٰذا وغیرہ ہیں، میں صمیمِ قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے مجھے اپنے پاکیزہ اور پُر محبت الفاظ " سے نوازا اور میری ہمت افزائی کی ہے، اور اسی جذبہ اور شوق کے پیشِ نظر میں بھی انگلی کٹا کر شہیدوں میں نام لکھانے کیلئے یہ چند بکھرے اور بے ترتیب جملے طالبانِ علوم نبویہ عاشقینِ رسول امی اور دینِ متین کے سچے محبین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں، مجھے اُمید ہے کہ تمام طلبہ مجھے دعائیہ کلمات سے نوازیں گے۔

اس موقع پر میں تہہ دل اور صمیمِ قلب سے شکر گذار ہوں مشفقی ومکرمی حضرت مولانا محمد اعظم صاحب مفتی مدرسہ خادم العلوم باغونوالی کا۔

Scanned by CamScanner

برادرانِ عزیز! یہ کتابچہ میری طالبعلمانہ دور کی پہلی کاوِش ہے رب کائنات سے امید ہے کہ طالبانِ علومِ نبویہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔

برادرانِ عزیز! ویسے تو میں نہ خطیب ہوں نہ واعظ اور نہ مقرر صرف اپنی اصلاح کے لئے اور ثواب کے ارادہ سے اپنی طالبعلمانہ کاوِش کو پہلی بار آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں، اس لئے میں تمام قارئین سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ اگر کسی تقریر میں کمی یا کوتاہی ہو تو اسے اس شعر پر محمول کرتے ہوئے مطلع فرمائیں۔

ابھی میں طفلِ مکتب ہوں نہ واعظ ہوں نہ فرزانہ

صدائیں دل میں گونجی ہیں سنادوں حق کا پروانہ

آپ حضرات کا میں مشکور ہوں گا، اللہ تعالیٰ میری اس پہلی کاوِش کو قبول فرمائے اور ہر فرد کے لئے نفع بخش بنائے، اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

خاکسار

محمد ساجد ابن محمد یوسف مندواڑہ

متعلم مشکوٰۃ شریف مدرسہ خادم العلوم باغونوالی ضلع مظفرنگر

۱۱/۱/۲۷ھ

رابطے کے لئے

فون:951392-234832

مسلمان موجودہ حالات کا کیسے مقابلہ کریں؟

الحمد لله و كفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد
فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم ○بسم الله الرحمن الرحيم ○
ولا تهنوا ولا تحزنو ا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين ○
وقال الله تبارك و تعالى فى القرآن المجيد
يريدون ليطفئو نور الله بافواههم والله متم نوره ،
ولو كره الكفرون ○صدق الله العظيم

سوئی ہوئی قومیں جاگ اٹھیں بیدار مسلمان سوتا ہے
گہوارۂ قلب مؤمن میں اب جذبہ ایمان سوتا ہے

صدر محترم اور معزز سامعین! آج مسلمان جس دور سے گزر رہا ہے یہ انتہائی نازک ترین دور ہے، مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں مسلمانوں کو نیست ونابود کرنے کی کوشش کی جارہی ہے دنیا کے گوشہ گوشہ میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جارہی ہے، وہ قوم جسے خیر الامت کا لقب دیا گیا تھا، جس سے اللہ رب العزت نے وانتم الاعلون ان کنتم

مؤمنین کا وعدہ کیا تھا آج وہی قوم ذلت ورسوائی کی زندگی گزار رہی ہے۔

آج حالات اتنے پرخطر ہیں کہ تاریخ میں اس قسم کے حالات سننے میں نہیں آئے، یہ مغربی تہذیب وتمدن کی دل فریبیاں یہ خود غرضی وخود فراموشی اس سے قبل دیکھنے میں نہیں آئی، پھر بھی یہ قوم وملت اپنا بہترین اثاثہ اور اپنی سعادت کے پاکیزہ اصول رکھنے کے باوجود آج دوسروں کی محتاج بنی ہوئی ہے

عزیزان گرامی! ایک دور تھا مسلمان پہاڑوں کو زیر کرلیا کرتے تھے ،ان کے آگے بڑی بڑی طاقتیں گھٹنے ٹیک دیا کرتی تھیں ،وہ دریاؤں اور سمندروں میں اپنا راستہ تلاش کرلیا کرتے تھے ،ان کے عزم سفر سے چٹانیں چور چور ہوجایا کرتی تھیں، آج وہ زندگی کے ہر میدان میں سب سے پیچھے ہیں حضرات! آج کا حال اشکبار ہے، آہ وبکا کررہا ہے، چیخ وپکار کی صدائیں دے رہا ہے ،اپنی بیچارگی وبے بسی سے مسلمانوں کے آنسوؤں کا سیلاب امنڈ رہا ہے، مسلمانوں کی عصمت وعفت کے دامن تار تار ہیں، مسلمانوں کی زندگی سسک رہی ہے، مسلمانوں کو دنیا سے مٹانے کی کوشش کی جارہی ہے، ان کے حقوق کو پامال کیا جارہا ہے، ان کے معصوم معصوم بچوں کو زندہ درگور کیا جارہا ہے ،مسلمانوں کے خون کو پانی کی طرح بہایا جارہا ہے، آج مسلمان بے بسی کے عالم میں پکار رہے ہیں کہ

Scanned by CamScanner

اے خدا! کیا ہمارے لئے کوئی خالد بن ولید نہیں آئے گا؟ جنھوں نے شام وعراق کو فتح کرڈالا تھا۔

کیا ہمارے لئے کوئی طارق بن زیاد اور موسٰی بن نصیر نہیں آئیں گے؟ جنھوں نے اسپین کی فتح کا دروازہ کھولا تھا،

کیا ہمارے لئے کوئی محمد بن قاسم پیدا نہیں ہوگا؟ جنھوں نے سندھ میں اسلامی جھنڈا لہرایا تھا،

کیا ہمارے لئے کوئی سلطان صلاح الدین ایوبی نہیں آئے گا؟ جنھوں نے بیت المقدس کی گود کو سجدوں کے لئے خالی کرایا تھا۔

کیا ہمارے لئے کوئی محمود غزنوی نہیں آئے گا؟ جنھون نے سومناتھ کے پادریوں کو سبق سکھایا تھا،

کیا ہمارے لئے قاسم نانوتوی پیدا نہیں ہو گا؟ جنھوں نے انگریزوں کی نیند حرام کردی تھی۔

لیکن مسلمانو! عقل سلیم کا ذرا صحیح استعمال کرو اور سوچو کہ آخر ایسا کیوں ہورہا ہے؟ ہمارے اوپر ظلم وستم کے پہاڑ کیوں توڑے جارہے ہیں؟ یہ زمین ہمارے اوپر وسعت کے باوجود کیوں تنگ ہورہی ہے؟ تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجائے گی کہ یہ تمام آفات ومصائب قہر وعذاب جو ہم پر

نازل ہورہے ہیں یہ ہمارے ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے کیونکہ ہم نے قرآن کریم کو بالائے طاق رکھدیا، ہم نے باہمی اتفاق واتحاد کے بجائے آپس میں افتراق وانتشار برپا کیا، ہم نے سنت نبویؐ کو پس پشت ڈالدیا اور مغربی تہذیب وتمدن کے شعار کو اپنالیا، اور یہاں تک اپنایا کہ خود انکی تہذیب میں ہم نے ان کو پیچھے چھوڑ دیا، ہم ان کے فیشن پر مرنے لگے، ہم نے اپنی تہذیب چھوڑ کر ان کی تہذیب اپنائی۔ہم نے اپنے لباس کو بدلا، اپنی شکل کو بدلا، اور اسی میں اپنی کامیابی سمجھی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج ہم ضلالت کے اس گڑھے میں جاگرے ہیں جس سے نکلنا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے، آج ہم مغربی طریقوں کو اپنا کر مغربیوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں چودہ سوسال پہلے فرمادیا تھا "ولن ترضی عنك اليهود ولا النصاری حتی تتبع ملتهم" تم لاکھ اپنی شکلیں بدل لو اور اپنا لباس تبدیل کرلو اپنا ضمیر بیچدو، اپنی تہذیب چھوڑدو وہ تم سے راضی نہیں ہونگے ان کی تمنا صرف یہ ہے کہ تم مسلمان نہ رہو، وہ تمہیں دین واسلام سے ہٹادینا چاہتے ہیں وہ اسلامی چراغ کو بجھادینا چاہتے ہیں، اسلام کے شجر وثمر کو اکھاڑ دینا چاہتے ہیں، اسلام کے روشن رخ کو مسخ کردینا چاہتے ہیں قرآن کریم کی زندۂ جاوید آیات کو بدل دینا چاہتے ہیں" يريدون ليطفئوا نور الله بافواههم، والله متم نوره

ولو کرہ الکافرون ٥" بہر حال اَب ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہم ان فتنہ انگیزوں کا نفرت انگیزوں اور الزام تراشوں کا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں؟

دوستوں! تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ اپنے اندر انقلاب پیدا کرو! اپنے آپ کو "یا ایھا الذین آمنو ا ادخلو فی السلم کافة" پر جمالو خود کو اسلامی اعمال و کردار کے مطابق بنالو! اپنے دلوں کو عشق رسول کی حرارت سے عشق الٰہی کے شعلوں سے گرمالو، اپنے دلوں میں جوش ایمانی پیدا کرو! اپنی صلاحیت و اعمال میں مداومت پیدا کرو! دشمنوں کی سازشوں کو زمانے کیلئے فتنوں کو جانچو! عصر حاضر کا اور اپنی تاریخ کا مطالعہ کرو، دنیا کے بدلتے حالات کا تغیر پذیر ماحول کا جائزہ لو! ان سے واقفیت پیدا کرو! مغربی افکار و نظریات کی برائیوں اور دشمنان اسلام کی سازشوں سے مسلمانوں کو باخبر کرو! گویا کہ اسلامی علوم و فنون میں مہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ جدید علوم و فنون، جدید مسائل و ذرائع و جدید افکار و نظریات سے پوری پوری واقفیت رکھنا ضروری ہے۔

اسی کے ساتھ اپنے افعال و اعمال کا محاسبہ بھی ضروری ہے، قرآن کریم کی تشریح و توضیح بھی ضروری ہے، اور سب سے بڑھکر عبادات و طاعات خلوص و للٰہیت خشوع و خضوع پیدا کرنا ضروری ہے۔

ملت اسلامیہ کے غیور فرزندوں! آج ہماری حالت بدتر ہو چکی ہے اب ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے کون آئیگا ؟ ہم کب تک غفلت کی نیند میں مست رہیں گے؟ کب تک اپنے معصوم بچوں کو زندہ درگور ہوتے ہوئے دیکھتے رہیں گے؟ اگر یہی حالت رہی تو نا معلوم کتنے تاتاری جنم لیں گے، اصفہان وغرناطہ مٹائیں گے اگر ہم میں انقلاب نہیں آیا تو نا معلوم کتنے معصوم بچوں کو یتیمی کا لباس پہننا پڑیگا، کتنی ماؤں کو بیوہ ہونا پڑیگا، اگر ہم نے ہوش نہیں سنبھالا تو ہمیں نیست ونابود کردیا جائیگا، ہمارا کوئی پرسان حال نہیں ہوگا، اگر ہم نے ضمیر کو بیدار نہیں کیا تو ہم قہر الٰہی میں پھنس جائیں گے اگر ہم نے اپنی حقیقت کو نہیں پہچانا تو ہم بلائے آسمانی میں پھنس جائیں گے۔

دوستو! ہم بہت سو چکے ہیں اس وقت پوری سسک رہی انسانیت چیخ چیخ کر پکار رہی ہے کہ اٹھو اور ظلم وتعدی کو دنیا سے مٹادو اور پورے معاشرے کو اسلامی سانچے میں ڈھال دو۔

مسلمانو! اگر تم اسی کائنات میں سکون کی زندگی گذارنا چاہتے ہو تو تمہیں پھر سے کمر بستہ ہونا پڑیگا سستی اور کاہلی اور آرام پسندی کو بالائے طاق رکھنا ہوگا صحابۂ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنا ہوگا، رسول اللہ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا ہوگا۔ آج اگر تم انسان بنکر زندہ رہنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے یہی آخری کرن ہے

Scanned by CamScanner

جو کبھی غارِ ثور میں "لا تحزن ان اللہ معنا" کی صدا تھی، تو کبھی بدر کے میدان میں "ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم" کا پیغام تھا، یہی پیغام اور یہی صدا آج ایک ٹوٹے ہوئے کارواں کیلئے ایک برباد شدہ قافلے کیلئے امید کا آخری سہارا ہے۔

لیکن :- مسلمانوں تم ناامید ہو چکے ہو حالانکہ قرآن کریم آج بھی ناامیدی میں ڈوبی ہوئی امت کیلئے شمع امید جلائے ہوئے ہے، قرآن ہمیں چیخ چیخ کر پکار رہا ہے "وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین" تم ہی سربلند رہو نگے بشرطیکہ تم مؤمن کامل بنکر زندگی گذارو۔

مسلمانو اٹھو! قرآن کو پکڑو اور سنت نبوی کا دامن سنبھالو، اپنے دلوں میں جوشِ ایمانی پیدا کرو! اپنے ایمان میں صلاحیت اور اعمال میں مداومت پیدا کرو! خود کو اسلامی اعمال و کردار کے مطابق بنالو اپنی عبادت وطاعات میں خلوص وللہیت خشوع وخضوع پیدا کرو اپنے اندر روح بلالی اور شان فاروقی پیدا کرو تو تمہارا زوال عروج سے بدل جائیگا، ہمارا مستقبل ہم سے آج اسی کا مطالبہ کر رہا ہے۔

چمن کے مالی بنالے گر موافق شعار اب بھی
چمن میں آسکتی ہے لوٹ کر روٹھی ہوئی بہار اب بھی

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

حقیقتِ غیر مقلدین

الحمد لله رب العا لمين ٥و الصلوۃو السلام

على سيد الانبياء و المرسلين وعلى آله و اصحابه و الائمة

المجتهدين رضوان الله تعالى عليهم اجمعين

فقد قال الله تبارك وتعالى فى القرآن المجيد

اعوذ با لله من الشيطن الرجيم٥ بسم الله الرحمن الرحيم ٥

فاسئلو اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون ٥وقال تعالى فى مقام

آخر اطيعو االله واطيعوالرسول و اولى الامر منكم ٥وقال النبى

صلى الله عليه وسلم تفترق امتى على ثلاث وسبعين ملة كلهم فى النار الا امة

واحدة قيل من يارسول الله ؟قال ما انا عليه و اصحابى

نہ کرتو ہین پیغمبر نہ بن شاتم صحابہ کا

اسی سے کفر پھیلے گا یہی ہیں کفر کے آلے

معزز سامعین کرام! ومعزز اساتذۂ عظام! ہر دور میں حق کے مقابلے میں طرح طرح کے فرقۂ ضالہ وجود پذیر ہوتے رہے ہیں انہی فرقوں میں سے ایک عظیم ترین بدترین و بددین فرقہ فرقۂ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث ہے

جس کا بنیادی اختلاف تقلید اور عدم تقلید ہے۔

غیر مقلدین اول تو تقلید مطلق کے منکر ہوتے ہیں لیکن جب احناف دلائل پیش کرتے ہیں تو فوراً پینترا بدل کر چلا اٹھتے ہیں کہ ہم تقلید شخصی کو نہیں مانتے کہ یہ شرک ہے اس کا ثبوت کہیں ہے ہی نہیں۔

تو آیئے! ہم اس کے بھی دلائل پیش کرتے ہیں اٹھایئے ترمذی شریف اور ابوداؤد شریف یہ دیوبندی حضرات کی تصنیف کردہ نہیں بلکہ امام ترمذی کی تصنیف کردہ ہے حضرت معاذ بن جبلؓ جن کی زبان پر خدا نے اس اصول کو جاری کیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی تصدیق کی۔

واقعہ :- واقعہ کا مختصر سا نقشہ پیش کرتا ہوں تا کہ ہماری بات مدلل ہو جائے اور واضح ہو جائے اور غیر مقلدین کا منہ توڑ جواب ہو جائے،

حضرت معاذ بن جبلؓ کو رسول پاک ﷺ نے یمن کا حاکم و گورنر بنا کر مدینہ طیبہ سے رخصت کر رہے ہیں، حضرت معاذ بن جبلؓ سواری پر سوار ہیں چنانچہ چند فاصلہ چلنے کے بعد رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "تمہارے سامنے لوگوں کے قصے آئیں گے، مقدمے آئیں گے نئے نئے مسائل آئیں گے بتاؤ تو سہی ذرا کس طرح فیصلہ کرو گے؟

قربان جایئے حضرت معاذؓ بن جبل کی فقاہت پر! عرض کرنے لگے

Scanned by CamScanner

یارسول اللہ ﷺ سب سے پہلے قرآن کے موافق فیصلہ کرونگا، اگر قرآن کے اندر نہ ملاتو احادیث مبارکہ میں تلاش کرونگا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر دونوں میں قضیوں کا حل نہ نکلے؟

توعرض کرنے لگے اسوقت اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا، استنباط کرونگا۔

اس روایت سے تین باتیں واضح ہوگئیں (۱) اجتہاد کر کے مسائل مستنبط کرنا (۲) تقلید شخصی کا ثبوت کہ ہزاروں اہل یمن نے ان کی تقلید کی (۳) اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے ان کے دونوں فعلوں پر یعنی اپنی رائے سے اجتہاد کرنے اور اہل یمن کے لئے تقلید شخصی کے واجب ہونے پر خوشی کا اظہار فرمایا

اگر آپ کوئی نکیر نہ فرمائیں بلکہ خاموش رہیں تو بھی اجازت تو ہوئی لیکن خاموشی کیساتھ ساتھ اظہار خوشی فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ امرامت کیلئے وجوب کا درجہ رکھتا ہے،

ہے کوئی مائی کا لال؟ مدعین عمل بالحدیث میں سے منکرین تقلید میں سے کہ اس کا جواب لاکر دے مزید یہ کہ دیگر روایات سے بھی معلوم ہوگیا ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ کی تقلید شخصی اہل یمن نے کی ''طاؤسؒ کہتے ہیں کہ میں نے ستر (۷۰) صحابہ سے ملاقات کی ان حضرات میں جب کسی مسئلہ کا اختلاف ہوتا تو وہ ابن عباس کی طرف رجوع فرماتے''

Scanned by CamScanner

یہ باتیں نہ جانیں غیر مقلدین کو کیوں نظر نہیں آتی جو مقصد کے خلاف معلوم ہوتی ہیں اس کو نظر انداز کر دیتے ہیں، غیر مقلدین حضرات یہ بھی طعنہ دیتے ہیں کہ تقلید شخصی بدعت ہے۔

یہ بدعت اسی زمانہ میں ہوئی، شرع میں اس کی کوئی اصل نہیں پائی جاتی

افسوس! صرف اختلافی مسائل کو لیکر امت میں انتشار پیدا کرنے والے اور بخاری کی رٹ لگانے والے غیر مقلدین کو بخاری شریف کی حدیث کیوں نظر نہیں آتی؟ اور کیوں اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے کہ تقلید شخصی بدعت نہیں ہے بلکہ شرع میں اس کی اصلیت موجود ہے، جبکہ مطلق تقلید کی بھی ادنیٰ درجہ اجازت تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ ان پر تدین غالب تھا نفسانی خواہشات کا غلبہ نہیں تھا، نہ ہی کوئی ایسا واقع موجود ہے کہ کوئی شخص خواہش نفس کیلئے ادھر ادھر سے پوچھتا پھر رہا ہو، بلکہ پورے خطے میں کوئی معتبر عالم ہوتا تھا تو لوگ اس کی تقلید کرلیا کرتے تھے لیکن مصلحت پسندی و عوام الناس کی سہولت کے پیش نظر فتنہ فساد کے دفع کرنے کیلئے دین اسلام کی اعلیٰ ترین جان امت مسلمہ کے اتحاد کو باقی رکھتے ہوئے تقلید مطلق کے حرام ہونے اور معین واجب ہونے پر اجماع ہوا۔

وہ مصلحت و سہولت یہ تھی چونکہ مسائل اجتہادیہ میں تقلید ہوتی ہے اور

Scanned by CamScanner

اجتہادی مسائل میں فطرۃً اختلاف لازم وضروری ہے جب اختلاف موجود ہے تو زمین وآسمان کا فرق مسائل اجتہادیہ میں ہوگا، اس صورت میں اب بھی اگر اس کو موقع مل جائے تو آسانی کا طلبگار رہوگا کہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر بیٹھے گا یہی شریعت کو نسخ کرنا ہے کہ نفسانی خواہشات پر عمل کریگا، اگر تدین غالب بھی ہو پھر بھی احوط (آسان) کو تلاش کرتا پھریگا جس کی وجہ سے اشد پریشانی ہوگی، عمل تو در کنار تلاش کرتے کرتے چند مسائل میں ہی زندگی صرف ہو جائے گی اسی لئے واجب ہے کہ کسی ایک کا تعین کر کے اس پر عمل پیرا ہوں ،ورنہ تقلید کی دو ہی پر خطر منزل ہونگی یا تو خود مجتہد مطلق بنے گا یا پھر نفسانی خواہشات کا پیکر بنے گا۔

اسوجہ سے تقلید شخصی کو واجب قرار دیا!

انہیں سب باتوں کا اعتراف کرتے ہوئے غیر مقلدین کے پیشوا مولانا حسین احمد بٹالوی اپنے رسالے اشاعت السنۃ جلد ۱۱ ص ۵۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ پچیس برس کے تجربہ کرنے کے بعد سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے عملی کیساتھ مجتہد مطلق اور تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ بالآخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں ان میں سے بعض عیسائی ہو جاتے ہیں اور بعض لا مذہب جو کسی دین ومذہب کے پابند نہیں رہتے اور احکام شریعت سے فسق وخروج اس آزادی کا ادنی کرشمہ ہے، ان فاسقوں میں بعض تو کھلم کھلا جمعہ

Scanned by CamScanner

و جماعت نماز و روزہ چھوڑ بیٹھتے ہیں اور بعض جو کسی مصلحتِ دنیاوی کے باعث فسق ظاہری سے بچتے ہیں تو وہ فسق خفی میں سرگرم رہتے ہیں، ناجائز طور پر عورتوں کو نکاح میں پھنسالیتے ہیں۔

مگر دین داروں کے بے دین ہو جانیکا بہت بڑا سبب یہ بھی ہے کہ وہ علم کی کمی کے باوجود تقلید چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

حضرات سامعین کرام !اب ہم کشادہ دلی کیساتھ یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں،

ہمارا عمل حق پر ہے

ہمارا طریقہ حق پر ہے

ہمارے مسائل حق پر ہیں

کہ تقلید کرنے والا ہرگز گمراہی میں نہیں ہے بلکہ تقلید چھوڑنے والا گمراہی میں ہے ہمارے پاس تاریخ موجود ہے کہ جس نے تقلید کو چھوڑا تقلید کا انکار کیا وہ گمراہ رہا اس کی جماعت گمراہ رہی۔

عبداللہ چکڑالوی تقلید کا منکر تھا

شمس پرویز تقلید کا منکر تھا

مرزا غلام احمد قادیانی تقلید کا منکر تھا

ابوالاعلی مودودی تقلید کے منکر تھے

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی جماعت کے سربراہ و پیشوا ہیں جنھیں گمراہی

Scanned by CamScanner

کے علاوہ اور کچھ نہ ملا۔

آج غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث بھی تقلید کے منکر ہیں، صحابہ کرامؓ کے اجتہادی مسئلے، فتوے کے منکر ہیں آپ اگر غور سے دیکھیں تو ان کے تمام طریقے

قرآن کے خلاف

احادیث کے خلاف

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین کے خلاف

لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ

جس کا طریقہ قرآن کے خلاف ہو

حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقہ کے خلاف ہو

اور جو ائمہ مجتہدین کی شان میں گستاخیوں کا طوفان اٹھاتا ہو

وہ ہرگز عامل بالحدیث کہلانے کا حقدار نہیں ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابۂ کرام اور ائمہ مجتہدین کے نقش قدم پر چلنے والا بنائے (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

نہ تم صدمہ ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے

نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

Scanned by CamScanner

شہدائے اسلام

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

فاعوذ با للہ من الشیطن الرجیم ٥بسم اللہ الرحمن الر حیم ٥
ولا تقو لوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیا ء ولکن
تشعرون ٥وقال تعالی فی مو ضع آخر والذین جاھدوا فینا
لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین ٥قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم الجھاد ماض الی یوم القیمۃ٥الحدیث

حمد وثنا رب العالمین خالق دو جہاں کیلئے

درود وسلام آقائے دو جہاں

فخر موجودات

رحمت کائنات

خاتم النبیین

والمرسلین

امام الانبیاء

رحمۃ للعالمین

Scanned by CamScanner

ہادی سبل

رحمت کامل

طٰہٰ و یٰسین

مزمل و مدثر

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

معزز علمائے کرام! اور امت مسلمہ کے ہونہار نوجوان ساتھیوں! اور میری مسلمان ماؤں اور بہنوں!

آج کی اس حسین مجلس میں معزز علمائے کرام کی موجودگی میں مجھ جیسے بے علم آدمی کا کچھ عرض کرنا ایسا ہی ہے جیسے سورج کے سامنے چراغ جلانا، لیکن بڑوں کا حکم مانتے ہوئے اپنی اصلاح کی غرض سے ایسی جرأت کر رہا ہوں پس دعا کیجئے کہ اللہ تعالی اپنی رضا کی باتیں میری زبان سے کہلوا دے۔ (آمین)

معزز دوستو! میں آج جس موضوع کو لیکر آیا ہوں اور جو عرض کرنا ہے وہ شہدائے اسلام کا موضوع ہے۔

شہدائے اسلام کا سب سے پہلے مصداق اور اولین درجہ رکھنے والے صحابہ اور صحابیات کی مقدس جماعت ہے، جن کی طبیعت میں شہادت کا جذبہ اللہ نے پیدا کیا پھر شوق شہادت میں صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے

اپنی جانیں خدا کی راہ میں دینے اور قربان کرنے سے کبھی گریز نہیں کیا اپنی اولاد کو قربان کرنے سے اپنے بچوں کو یتیم کرنے سے کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹے تو شہدائے اسلام کے مصداق سب سے پہلے صحابہ کرام ہیں اور وہ صحابیات ہیں جو اپنی جان دینے سے کبھی نہیں ڈریں۔

معزز حضرات! آپ تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ بات بڑی وضاحت سے ملے گی کہ جذبہ شہادت کی بناء پر دشمنِ اسلام سے بڑے بڑے معرکے پیش آئے۔ مثلاً

جنگِ بدر۔

جنگِ احد۔

اور جنگِ تبوک۔

غزوۂ خندق۔

غزوۂ ذات الرقاع۔

غزوۂ حنین۔

یہ وہ غزوات ہیں جن میں بڑے بڑے صحابہ شہید ہوئے

انصار شہد ہوئے

مہاجرین شہید ہوئے

جوان شہید ہوئے

بوڑھے شہید ہوئے

چھوٹے شہید ہوئے

بڑے شہید ہوئے

مرد شہید ہوئے

عورتیں شہید ہوئیں

کبار صحابہ شہید ہوئے

صغار صحابہ شہید ہوئے

الغرض بہت سے صحابہ شہید ہوئے صحابیات شہید ہوئیں۔

اب مجھکو کہنے دیجئے کہ شہادت اور شہادت کا جذبہ نہ ہوتا تو!

کفر نہ مٹتا!

ظلم و بربریت ختم نہ ہوتی!

زندہ در گور کی جانے والی معصوم بچیوں کا مسئلہ حل نہ ہوتا!

تین سو ساٹھ بتوں سے نجات نہ ملتی!

لات وعزیٰ کی پرستش سے چھٹکارا نہ ملتا!

لا الہ الا اللہ کا ڈنکا نہ بجتا!

Scanned by CamScanner

رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا چرچا نہ ہوتا!

اسلام کا بول بالا نہ ہوتا!

بیت اللہ بتوں سے پاک نہ ہوتا !

طواف کا حق نہ ملتا!

مسجد نبوی آباد نہ ہوتی!

زمزم کا کنواں میسّر نہ ہوتا!

صفاو مروہ کی سعادت نہ ملتی!

میدانِ عرفات کی مبارک گھڑی نہ ملتی!

اور آخری بات یہ کہ اسلام ہندوستان میں بھی نہ ہوتا!

"والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا" کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام کے ابتدائی دور کا مطالعہ کیجئے! صحابہ کرام کی زندگی کے حالات دیکھئے!

کہ جب انکو گھر سے بے گھر کیا جارہا تھا

وطن چھوڑنے پر مجبور کیا جارہا تھا

مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے پر مجبور کیا جارہا تھا

ان کے باغات پر قبضہ کرلیا گیا تھا

ان حالات سے صحابہ کرام دوچار تھے، کفار و مشرکین ان کی ظاہری

کمزوری کو دیکھکر جنگ کیلئے للکار رہے تھے، تو صحابہ کرام اپنے دلوں میں جذبہ جہاد لیکر حضور ﷺ کے حکم پر بے خوف وخطر میدان جہاد کی طرف چل پڑتے ہیں

اب محترم حضرات دل پر ہاتھ رکھکر سنیئے وہ تھے صحابہؓ نبی ﷺ سے محبت کرنے والے دیکھو وہ نبی سے محبت کا دعویٰ سچا کرتے تھے یا جھوٹا؟ اور تم محبت کا دعویٰ جھوٹا کرتے ہو یا سچا؟ کان کھول کر سن لو! کیسے صحابہؓ کرام تھے میدانِ جہاد میں کود پڑے ہیں،

نہ مال کی پرواہ

نہ جان کی پرواہ

نہ اولاد کی پرواہ

نہ بیوی کی پرواہ

نہ جائداد کی پرواہ

نہ باغات کی پرواہ

صرف اور صرف ایک ہی آواز

ایک ہی اعلان

ایک ہی جذبہ

Scanned by CamScanner

ایک ہی شوق

وہ تھا شوقِ جہاد اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے کی تڑپ، چنانچہ
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وطن سے بے وطن ہو رہے ہیں
تن من دھن راہِ خدا میں قربان کر رہے ہیں
حضرت عمار بن یاسرؓ کو شہید کیا جا رہا ہے
حضرت خبابؓ کو انگاروں پر لٹایا جا رہا ہے
حضرت سیدنا بلالؓ کے سینے پر پتھر رکھے جا رہے ہیں
حضرت سمیہؓ کو چیرا جا رہا ہے
حضرت زبیرؓ کی آنکھیں نکالی جا رہی ہیں الغرض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یکے بعد دیگرے حضور ﷺ کے قدم مبارک میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں، دیکھتے ہی دیکھتے باری آتی ہے حضور ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ کی وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اے میرے بھتیجے !اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اب قوتِ برداشت جواب دے چکی ہے اسلئے مجھے اجازت دیجئے کہ میدانِ کارزار میں شریک ہو کر جامِ شہادت نوش کر لوں؟

سرکارِ دو عالم فخرِ رسل ﷺ فرماتے ہیں کہ چچا تھوڑا ٹھہر جاؤ!

Scanned by CamScanner

سیدنا حمزہؓ عرض کرتے ہیں اے میرے لاڈلے بھتیجے محمد ﷺ آپ ہر ایک کو اجازت دے رہے ہیں آخر مجھکو کیوں اجازت نہیں دیتے ؟

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ "انت سنولابی" آپ تو میرے ابوّ کی جگہ پر ہیں حتّٰی کہ ایک موقع پر آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ اے محمد ﷺ جب تم کو تمہارے ابوّ یاد آئیں تو مجھکو دیکھ لیا کرو کہ میرا اور تمہارے ابوّ کا چہرہ اللہ نے ایک سا بنایا ہے، آپ ہی نے کہا تھا کہ اے محمد گھبرانیکی ضرورت نہیں ہے جہاں تمہارا پسینہ بہے گا وہاں حمزہ اپنا خون بہادے گا ÷

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ خدا حافظ! سیدنا حمزہؓ عرض کرتے ہیں

فی امان اللہ یا محمد ! ﷺ

الغرض! سیدنا حمزہ کے جذبہ کو دیکھکر

تڑپ کو دیکھ کر

آرزو کو دیکھ کر

خواہش کو دیکھ کر

شوق کو دیکھ کر

دوستو! حضور اکرم ﷺ اجازت دیتے ہیں، حضرت حمزہؓ میدان کار زار کی طرف چل پڑتے ہیں کفار کے مقابلہ کیلئے میدانِ جہاد میں چل

Scanned by CamScanner

پڑتے ہیں چنانچہ ایک وقت وہ آتا ہے کہ سیدنا حمزہؓ شہید ہوجاتے ہیں، حضرت حمزہؓ کی شہادت کا منظر یاد کرکے کلیجہ کانپ اٹھتا ہے، دماغ فیل ہوجاتا ہے، قلم رک جاتا ہے، سرکار دوعالم ﷺ اپنے چچا کے جسم کو دیکھکر فرماتے ہیں، اے میرے پروردگار میرے چچا کی لاش کا کیا حال کردیا گیا؟

مسلمانون! حضرت حمزہؓ کے پاؤں کاٹ دئے گئے

انگلیاں کاٹ دی گئیں

انتڑیاں نکال دی گئیں

آنکھیں نکال دی گئیں

زبان کھینچ لی گئی

ناک کان کاٹ لئے گئے

الغرض! پورے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کردئے گئے، پہچان کے لائق نہیں رہنے دیا گیا۔کوئی شناخت نہیں رہنے دی گئی

اللہ اللہ اسی دوران حضرت حمزہؓ کی بہن پہنچتی ہیں جنھیں دیکھکر رسول اللہ ﷺ بھی بے چین ہوگئے، اور سوچنے لگے کہ یہ حضرت حمزہؓ کی حالت دیکھکر چیخ ماریں گی

آنسو بہائیں گی

سینہ چاک کریں گی

افسوس کریں گی

ماتم کریں گی

حضرت حمزہؓ کی یاد میں نہ جانے کیا کیا کریں گی، لیکن قربان جایئے مردِ مجاہد کی غیرت مند بہن پر کہ دیکھ کر نہ روئی، نہ چیخ ماری، نہ ہائے ہو کی آوازیں لگائیں، بلکہ صبر واستقامت، ہمت وحوصلہ کے ساتھ یہ کہنے لگی کہ جاؤ میرے بھائی جنت کی حوریں تیرے انتظار میں ہیں، ادھر اللہ کے رسول ﷺ بھی حضرت حمزہؓ کی شان میں فرمارہے ہیں کہ "سید الشہداء الحمزۃ"۔

کہنے دیجئے مجھے! حضرت حمزہؓ کی یہ شہادت

ٹکڑے ٹکڑے ہونا

تن من دھن قربان کرنا

دشمنِ اسلام سے لڑنا

میدانِ کارزار میں جانا

یہ وہی قربانی ہے جس کے ذریعہ اسلام ہم تک آیا، شہدائے اسلام کے صدقہ میں آج اسلام کی دولت سے مالا مال ہیں اور آج سر اٹھا کر چل رہے ہیں، یہ کہا جاسکتا ہے کہ پہلے طریقہ پر ہماری ماؤں بہنوں نے گذشتہ ایسی ہی

Scanned by CamScanner

قربانیاں دیں جیسی صحابیات نے دیں

ایک واقعہ میرے یاد آیا دوستو! اسکو غور سے سنو!

ایک مرتبہ اعلانِ جہاد ہوا، صحابہؓ کرام جنگ کی تیاریاں کر رہے تھے ایک جگہ سے رونے کی آواز آئی، جا کر دیکھا معلوم ہوا کہ ایک بوڑھی امّاں رو رہی ہیں، پوچھا کہ کیا ہوا کوئی تکلیف ہوگئی؟ کوئی پریشانی لاحق ہوگئی؟ اس خاتون نے کہا مجھے کوئی تکلیف نہیں۔ لیکن اعلانِ جہاد ہو چکا ہے میرے کوئی نہیں کہ جسے بھیجوں، خود بھی اتنی طاقت نہیں رکھتی کہ میدان جہاد میں نکل سکوں کہ میں تو محروم رہ گئی۔ کل قیامت کے دن کہا جاوے گا کہ

وہ شہید کی ماں آ رہی ہیں

کسی سے کہا جاویگا کہ وہ حافظِ قرآن کی ماں آ رہی ہے اس کے سر پر تاج پہناؤ!

کسی سے کہا جاویگا کہ وہ مفتی اور عالم کی ماں آ رہی ہے

میں کھڑی ہونگی مجھے کس نام سے پکارا جائیگا اسلئے رو رہی ہوں، کل قیامت کے دن اللہ کے یہاں کوئی مقام نہ ملا تو اس زندگی سے کیا فائدہ؟ پھر اچانک ایک تدبیر ذہن میں آئی اپنے تھوڑے سے بال سر سے کاٹ کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے نبی ﷺ اس کو قبول فرمالیجئے اس کو کسی گھوڑے کی رسی میں شامل کر لیجئے تا کہ میرا بھی حصہ جہاد میں

Scanned by CamScanner

شامل ہو جائے تا کہ میں بھی یہ کہہ سکوں کہ یا اللہ جب تیرے دین کی قربانی کا وقت آیا تھا تو میں نے بھی تھوڑی سی قربانی دی تھی ، میں نے بھی انگلی کٹا کر شہیدوں میں نام لکھوایا تھا، یا اللہ میں نے بھی بال دئے تھے میں جہاد میں کسی سے پیچھے ہٹنے والی نہیں تھی۔ اس زمانہ کی خواتین بھی میدان جہاد میں اسطرح جاتی تھی کہ اللہ اکبر کبیرًا

محترم حضرات! واقعات اس وقت ذہن میں بہت ہیں لیکن وقت کی قلت کی وجہ سے اپنی تقریر کو یہیں پر ختم کرتا ہوں ☆

گنوادی ہم نے اسلاف سے جو میراث پائی تھی
ثریّا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

(ملنے کا پتہ)

مکتبہ اسلامیہ جامع مسجد تھانہ بھون

الرشید بک سینٹر ایجنسی مسجد ھالواڑ

سنت کا بیان

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم ....اما بعد

قال الله تبارك و تعالی فی القر آن المجید

فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم ○بسم الله الرحمن الرحیم○

فمن یعمل مثقال ذرة خیرًا یره ،ومن یعمل مثقال ذرة شرًا یره ○

صدق الله العظیم ونحن علی ذالك من الشا هدین والشا کرین ؁

والحمد لله رب العالمین ط

قال النبی ﷺ من تمسك بسنتی عند فساد امتی فله

اجر ما ئة شهید او کما قال علیه الصلوة والسلام

محترم حضرات! میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن کریم کی دو آیتیں تلاوت کی ہیں اس کی روشنی میں میں آپ کے سامنے اپنے مافی الضمیر کو ادا کروں گا امید ہے کہ آپ بغور سماعت فرمائیں گے۔

دوستو! اللہ نے قرآنِ کریم کے اندر نبی کو حکم دیا

"یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك وان لم تفعل فمابلغت رسالته○" کہ اے نبی جو میری طرف سے تم پر نازل کیا جاتا ہے

آپ اسکو دوسروں تک پہونچادو! نبی اکرم علیہ السلام نے ہم تک پہونچادیا پھر نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے اعلان کردیا" بلغوا عنی ولو آیة " یعنی پہونچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے دلوں میں یہ بات گھر کر جائے کہ ہم تو اللہ کی عبادت میں لگے ہوئے ہیں ہمیں دوسروں سے کیا لینا، اور جب ہم اللہ کی عبادت میں لگے ہوئے ہیں تو رسول کی اگر ایک دو سنتیں چھوٹ گئیں تو کیا ہو جائیگا۔

دوستو! کان کھول کر سن لو! رسول کی سنت کا جنازہ نکالنے والا نہ تو دنیا میں کامیاب ہوسکتا ہے اور نہ ہی آخرت میں کامیاب ہوسکتا ہے، دیکھو قرآن کریم اٹھا کر ایسے کتنے واقعات ہیں جن میں ایسے لوگوں کے واقعات بیان کیے گئے ہیں جنھوں نے سنت کا جنازہ نکالا۔ تم لوگ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہو دیکھو سورۃ البقر میں" ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین ○ اس آیت کے اندر بنی اسرائیل کا واقعہ بیان کیا ہے حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ ہے چونکہ بنی اسرائیل مچھلی کے بہت زیادہ شوقین تھے، مچھلیوں کا شکار کیا کرتے تھے، کہ اللہ نے ان کو منع کیا کہ تم میری بھی عبادت کرو اور میرے بندے حضرت داؤد علیہ السلام کی بھی بات مانو! کیونکہ وہ میرے برگزیدہ بندے ہیں اور نبی ہیں۔

Scanned by CamScanner

حضرت داؤد علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہفتہ کے دن اللہ کی عبادت کرو! لیکن انھوں نے اللہ کے احکام کو توڑا نبی کی سنت کا جنازہ نکالا، تو ان کا کیا انجام ہوا؟ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا؟ فرمایا جنھوں نے اللہ کے حکم کو توڑا اور جنھوں نے نبی کی بات نہیں مانی تو وہ جو، ان کے جوان تھے وہ تو بندروں کی شکل میں تبدیل ہو گئے، اور ان کے بوڑھے خنزیروں کی شکل میں تبدیل ہو گئے، یہ انجام ہوا سنت کا جنازہ نکالنے والوں کا.... اللہ ہم سب کو سنتوں پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے - ورنہ ہمارا انجام بھی یہی ہو سکتا ہے، اگر ہم نے اللہ کے احکام کو توڑا قرآن پاک کی باتوں پر عمل نہیں کیا نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت کا جنازہ نکالا تو یہی انجام ہو سکتا ہے ایسے لوگوں کے بارے میں غور سے سنئے۔

دوستو! ایک واقعہ ڈاڑھی پر میرے یاد آیا جو نبی ﷺ کی سنت ہے ایک مرتبہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے صحابہ کرامؓ بھی تشریف فرما ہیں نبی ﷺ نے ایک صحابی کو دیکھا جو ان کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے ایک ڈاڑھی کا بال نکل رہا ہے نبیؐ اس کو دیکھکر مسکرائے، وہ صحابی سوچنے لگے کہ شاید اللہ کے نبی کو ڈاڑھی کا یہ ایک بال اچھا نہیں لگا اسلئے وہ صحابی کل جب مسجد نبوی کے اندر تشریف لائے تو اس بال کو

Scanned by CamScanner

کٹا کر آئے اور بھی صحابۂ کرام تشریف فرما تھے حضور ﷺ بھی تشریف فرما تھے تو نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے ان صحابی کا چہرہ دیکھکر منہ پھیر لیا اور فرمایا جو میری سنت کا جنازہ نکالنے والا ہے میں اس کو پسند نہیں کرتا اور آپ نے تو میرے مسکرانے کو غلط سمجھا حالانکہ میں اسلئے ہنسا تھا کہ تمہاری ڈاڑھی کے اس بال پر حوریں جھوم رہی تھیں۔ فرمایا کہ میں تمہارا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتا۔

محترم حضرات! اب دل پر ہاتھ رکھکر سوچیں کہ وہ ایک صحابیؓ تھے جنھوں نے صرف ڈاڑھی کا ایک بال کاٹا تھا نبی ﷺ نے بات کرنی پسند نہیں کی تھی آج ایک مسلمان پوری ڈارھی کاٹ رہا ہے۔

مجھے بتاؤ کیا نبی ﷺ ہم سے بات کرنی پسند کریں گے؟

کیا حوض کوثر پر اپنے دست مبارک سے جام کوثر پلادیں گے؟

کیا پل صراط پر ہمارا ساتھ دے سکیں گے؟.....................

نہیں اور ہرگز نہیں!

دوستو! حضور ﷺ کا فرمان ہے " من تمسك بسنتی عند فساد امتی فله اجر ما ئةشهيد " کہ جس نے میری سنت کو مضبوطی سے پکڑ لیا میری امت کے فساد کے وقت تو اسکو سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب ملیگا ،تو اس لئے ہر سنت پر عمل کرو خواہ کسی بھی شکل میں ہو خواہ وہ نماز، روزہ،

Scanned by CamScanner

زکوۃ،لباس،ڈاڑھی کی شکل میں ہو یا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی شکل میں ہو۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی شکل میں ہونے کا کیا مطلب ہے؟

مطلب اس کا یہ ہے کہ ہم نبی کی سنت زندہ کریں خواہ کسی طریقہ سے ہو خواہ گشت کی شکل میں ہو خواہ جماعت میں نکلنے کی شکل میں ہو،اور ہر آدمی یہ سوچے کہ میں دین کا محتاج ہوں یہ نہ سوچے کہ ہمیں دوسروں سے کیا لینا، میں تو خود نماز پڑھ رہا ہوں مسجد میں فجر کی نماز پڑھ کر بیٹھا رہتا ہوں،دوسروں سے کیا لینا میں تو اللہ کی عبادت کر ہی رہا ہوں۔

یہ بات سوچنا ذریعۂ فساد ہے کیونکہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے اللہ نے فرشتوں سے کہا کہ جاؤ بنی اسرائیل کی فلاں بستی کو برباد کردو! جب فرشتے وہاں پہونچے تو دیکھا کہ ایک بزرگ شخص ہیں جو ہر وقت اللہ کی عبادت میں مشغول رہتا ہے،فرشتے اللہ دربار میں واپس پہنچے،اور کہا کہ اے اللہ تیرا تو اس بستی میں ایک بہت بڑا برگزیدہ بندہ ہے آپ نے اس بستی کو پلٹنے کا حکم دیدیا۔ اللہ نے فرمایا کہ جاؤ پہلے اس بوڑھے کو ہی تباہ کردو! کیونکہ وہ خود تو عمل کررہا ہے خود تو تسبیحات میں مشغول ہے،خود تو نماز میں مشغول ہے روزہ میں مشغول ہے لیکن وہ دوسروں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کررہا ہے اس لئے کہ میرے

نزدیک ایسی عبادت اور ایسے شخص کا عبادت کرنا قابلِ قبول نہیں ہے۔

دوستو! اس واقعہ سے نصیحت حاصل کرو اور سوچو!.....ان مسلمان بھائیوں کے بارے میں جو مسجد میں نہیں آرہے ہیں ان کی فکر کرو اگر وہ اسی طریقہ سے دنیا سے رخصت ہوگئے تو اس کے ذمہ دار تم ہونگے۔

محترم حضرات!! میں عرض کرر ہا تھا کہ سنت زندہ کرو خواہ گشت کے طریقہ سے ہو، بعض لوگوں کے دلوں میں اشکال رہتا ہے کہ نبی ﷺ نے کہاں گشت کیا؟

اس کا جواب بھی میرے پاس ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر تم سے ہو سکے تو پوچھو مکہ مکرمہ کی گلیوں سے اور مدینہ منورہ کی گلیوں سے

اگر تم سے ہو سکے تو پوچھو میدانِ طائف سے

دوستو! اگر تم سے ہو سکے تو پوچھو غزوۂ خندق سے، غزوۂ تبوک سے

محترم بزرگان دین!! جب اللہ کے نبی ﷺ کو مدینہ میں ستایا جانے لگا اور ہجرت پر مجبور کردیا گیا اور کفارِ مکہ ہر طرح سے ظلم ڈھانے لگے تو آپ نے ہجرت کی اور حضرت ابو بکر کو ساتھ لے لیا، جب چلے تو میدانِ طائف کا ارادہ کرلیا شب تاریکی تھی راستہ پتھریلا تھا جب نبی علیہ السلام راستے پر چلتے تو قدم مبارک میں نوکیلے پتھروں سے چوٹ لگتی تو حضور ﷺ کو سخت تکلیف ہوتی

جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ ماجرا دیکھا تو حضور ﷺ کو اپنے کندھے پر بٹھالیا اور میدانِ طائف میں جسوقت پہنچے تو طائف والوں نے بات نہیں سنی پتھروں سے مارنے لگے آپ لہولہان ہو گئے جسم اطہر پر تھوکا گیا، چہرۂ مبارک پر زخم آئے لیکن پھر بھی امر بالمعروف، نہی عن المنکر کرنا نہیں چھوڑا۔ آج ہم ہیں ذراسی بات پر گشت تو کیا نماز پڑھنی بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

اسلئے آج عہد کرلو کہ انشاء اللہ ہم ضرور سنت پر عمل کریں گے۔ اللہ تعالی ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(ملنے کا پتہ)

کتب خانہ عزیزیہ جامع مسجد دھلی

Scanned by CamScanner

پُرفتن دور کی نشانیاں اور مسلمانوں کے لئے طرزِ عمل

الحمد لله نحمدهٗ ونستعينهٗ ونستغفرهٗ ونومن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرورِ انفسنا ومن سيأت اعمالنا من يهده الله فلامضل لهٗ ومن يضلله فلاهادى لهٗ ونشهد ان لااله الاالله وحدهٗ لاشريك لهٗ ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبدهٗ ورسولهٗ صلى الله عليه واله واصحابه وسلّم تسليما كثيراً كثيراً . امابعد!

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم ،بسم الله الرحمن الرحيم.

يآايها الذين امنوا عليكم انفسكم لايضركم من ضلَّ اذاهتديتم الى الله مرجعكم جميعاً فينبئكم بما كنتم تعملون ○ وقال رسول الله ﷺ اذارأيت شحا مطاعاً وهوى متبعاً ودنيا مؤثرة واعجاب كل ذى راى برايه فعليك يعنى نفسك ودع عنك العوام(ابو دائود ، كتاب الملاحم، باب الامر والنهى)

حضور ﷺ تمام قوموں کے لئے قیامت تک کے لئے نبی ہیں۔

حضورِ اقدس ﷺ کی تعلیمات کے سلسلہ میں آج ایک ایسے موضوع پر مختصراً عرض کرنا چاہتا ہوں جس کی آج ضرورت بھی ہے، اور آپ کے ارشادات اور تعلیمات کا یہ پہلو بہت کم بیان کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے حضورِ اقدس

ﷺ کو اس دنیا میں خاتم النبیین بنا کر مبعوث فرمایا، آپ پر نبوت کے سلسلہ کی تکمیل ہوگئی۔ آپ کو دوسرے انبیاء پر یہ امتیاز عطا فرمایا کہ پہلے جو انبیاء علیہم السلام تشریف لاتے تھے، وہ عموماً کسی خاص قوم کے لئے اور خاص جگہ کے لئے اور خاص زمانہ کے لئے ہوتے تھے، ان کی تعلیمات اور دعوت ایک خاص علاقے تک محدود ہوتی تھی اور ایک خاص زمانہ تک محدود ہوتی تھی، مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کے علاقہ میں بنی اسرائیل کی طرف مبعوث فرمائے گئے، اسی قوم اور اسی علاقہ تک آپ کی نبوت اور رسالت محدود تھی لیکن حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کسی خاص قوم کسی خاص قبیلے اور کسی خاص جگہ کے لئے نہیں بنایا تھا، بلکہ پوری دنیا، پوری انسانیت اور قیام قیامت تک تمام زمانوں کے لئے نبی بنایا تھا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، ومآ ارسلنٰك الا كآفة للناس بشيراً ونذيراً ۔ (یعنی اے نبی ﷺ! ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے)

تمام انسانوں سے مراد یہ ہے کہ وہ جہاں بھی بسنے والے ہوں اور جس زمانے میں بھی آنے والے ہوں ان سب کی طرف آپ کو بھیجا، اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی رسالت صرف عرب تک مخصوص نہیں اور صرف

Scanned by CamScanner

کسی ایک زمانہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ قیام قیامت تک جتنے آنے والے زمانے ہیں ان سب کے لئے آپ کو رسول بنایا۔

کسی زمانہ کے ساتھ آپ کی تعلیم مخصوص نہیں، اسی لئے حضور ﷺ نے ہمیں جو تعلیمات عطا فرمائیں، وہ زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہیں، اور پھر ان تعلیمات کے دو پہلو ہیں۔

ایک پہلو میں تو شریعت کا بیان ہے کہ فلاں چیز حلال ہے، فلاں چیز حرام، یہ کام جائز ہے، یہ ناجائز، یہ مستحب ہے، یہ حالات پیش آنے والے ہیں، اور اُمت کو کن کن مسائل سے دوچار ہونا ہے، یہ واقعہ پیش آنے والا ہے، اور یہ حالات پیش آنے والے ہیں اور ساتھ میں آپ ﷺ نے فرمایا امت کو یہ بھی بتلایا کہ جب ایسے حالات پیش آئیں تو ایک مومن کو سیدھے راستے پر چلنے والے کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے اور کیا طرز اختیار کرنا چاہیے۔

محترم حضرات! آج اس پہلو پر کچھ عرض کروں گا میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ سبھی حضرات غور کے ساتھ سنیں گے۔

دوستو! حضور اقدس ﷺ کو اپنی اُمت کی ایسی فکر تھی کہ اس فکر کے اندر آپ ہر وقت پریشان رہتے تھے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ کان رسول اللہ ﷺ دائم الفکرۃ متواصل الاحزان یعنی حضور اقدس ﷺ ہمیشہ

فکر مند، سوچ میں ڈوبے ہوئے ہوتے تھے، اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر قت آپ پر کوئی غم چھایا ہوا ہے، کیا وہ غم پیسے جمع کرنے کا تھا یا وہ غم اپنی شان وشوکت بڑھانے کا تھا؟ نہیں!..... بلکہ وہ غم اس بات کا تھا کہ جس قوم کی طرف مجھے بھیجا گیا ہے، میں اس کو کس طرح جہنم کی آگ سے بچاؤں اور کسطرح ان کو گمراہی سے نکال کر سیدھے راستے پر لے آؤں اور اس شدید غم میں مبتلا ہونے کی وجہ سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بار بار آیت نازل فرمائی جس میں آپ کو اس غم کرنے سے روکا گیا، چنانچہ ارشاد فرمایا: لعلّك باخعٌ نفسك ان لا یکونوا مؤمنین ۔یعنی آپ اپنی جان کیوں ہلاک کرر ہے ہیں، اس وجہ سے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لا رہے ہیں، ایک حدیث میں ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک آگ سلگائی اور آگ کو دیکھ کر پروانے آگ پر گرنے لگیں، وہ شخص ان پروانوں کو آگے سے دور رکھنے کی کوشش کرر ہا ہے۔ تا کہ وہ آگ میں گر کر جل نہ جائیں، اسی طرح میں بھی تم کو جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کرر ہا ہوں، تمہاری کمریں پکڑ پکڑ کر تمہیں روک رہا ہوں مگر تم جہنم کی آگ میں گرے جا رہے ہوں، آپ کو اپنی اُمت کی اتنی فکر تھی اور صرف اس اُمت کی فکر نہیں تھی، جو آپ کے زمانے میں موجود تھی بلکہ آئندہ آنے والے زمانہ کے لوگوں کی بھی فکر تھی۔

دوستو! ہم کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ ہماری آپ ﷺ کو

اتنی تھی اور ہم اس قدر سنتوں سے دور کہ بس اللہ ہی ہماری حفاظت فرمائے، چنانچہ ایک حدیث میں حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا، تقع الفتن فی بیوتکم کوقع المطر ۔اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ زمانہ میں فتنے تمہارے گھروں میں اس طرح گریں گے جیسے بارِش کے قطرے گرتے ہیں، بارش کے قطروں سے اس لئے تشبیہ دی کہ جس طرح بارش کا پانی کثرت سے گرتا ہے اسی طرح وہ فتنے بھی کثرت سے آئیں گے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ پانی کا قطر ایک کے بعد دوسرا آتا ہے دوسرے کے بعد تیسرا آجاتا ہے اسی طرح ایک فتنہ ختم نہیں ہوگا دوسرا آجائیگا۔

اُمتِ مسلمہ کے غیور نوجوانو! یادرکھو، حدیث کے اندر فتنے کی علامت بیان کی گئی ہے، ایک مثال یہ ہے کہ دوجماعتوں کی لڑائی فتنہ ہے، جب دومسلمان یا مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں خون بہائیں، بڑی بڑی بلڈنگیں بنائی جائیں، مرد عورتوں کے لباس میں ملبوس ہونے لگیں، عورت مردوں کے لباس پہننے لگیں قرآن کریم کو چھوڑ کر ناچ گانا اپنایا جائے ہر گھر کے اندر ٹی وی نظر آنے لگے ہر آدمی اپنے دل کے اندر اپنے کو بڑا سمجھنے لگے، دوسروں کو چھوٹا شمار کرے وغیر ذلک۔

دوستو! وقت کی قلت کی وجہ سے میں اپنی تقریر کو یہیں ختم کرتا ہوں۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

تلک و جہیز

ہماری مسلمان قوم میں ایک المیہ ہے

الحمد للّٰہ رب العالمین ٥ و العاقبة للمتقین ٥

والصلوة والسلام علی رسوله الکریم ،

وعلی آله الطیبین الطاهرین ٥ اما بعد !

فقد قال النبی ﷺ

ان اعظم النکاح برکة ایسر مئونة (مشکوة)

برادرانِ ملت ! اسلام ایک برستا ہوا بادل ہے جس نے دنیا کے ذرہ ذرہ کو سرسبز و شاداب کیا، غمگین دلوں کو بلند حوصلے دیئے، امن و آشتی کا پیغام دیا اور انسانی زندگی کے تمام شعبوں کے ہر مرحلہ میں رہنمائی کی، زندگی کا کوئی مرحلہ ایسا نہیں ہے جسے اسلام نے تشنہ چھوڑ دیا ہو، لہذا ضروری تھا کہ اسلام انسانوں کی جنسی خواہشات کی تکمیل کیلئے بھی انتظام کرتا۔

چنانچہ اس نے رشتۂ مناکحت کا حکم دیا، اور پھر اس کی پختگی کیلئے ہر ایک کے الگ الگ حقوق متعین کردئے کیونکہ نکاح معاشرے کی بنیاد اور تعمیر و

تمدن کی پہلی اینٹ ہے، جب تک یہ صحیح اور مضبوط نہ ہوگی اس وقت تک معاشرے کی عمارت نہ درست ہوسکتی ہے اور نہ ہی مضبوط و مستحکم ہوسکتی ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہؓ کی شادی کی صحابہ کرام کو اکٹھا کیا اور خود نکاح پڑھایا، اور ایک چادر ایک مشکیزہ، ایک چکی اور ایک چمڑے کا تکیہ (جس میں کھجور کی چھالیں بھری ہوئی تھی) دے کر سادگی کیساتھ رخصت کردیا، آپ ﷺ چاہتے تو مال کا ایک بڑا ذخیرہ حضرت فاطمہؓ کو دے کر روانہ فرماتے آپ کے دربار میں کمی کس چیز کی تھی؟ ایک اعلان پر سارا شہر مال کا ایک ڈھیر لگا دیتا، مگر آپ ﷺ چاہتے تھے کہ میری امت کو آسانی اور سہولت ہو، تنگی اور پریشان جھیلنا نہ پڑے۔

دوستو! ذرا غور کیجئے اور اپنے معاشرہ کا جائزہ لیجئے کہ ہمارا نکاح بھی ہادیٔ عالم ﷺ کے مبارک طریقہ سے کتنا میل کھاتا ہے؟

آج شادی کا مسئلہ ایک اہم مسئلہ بن گیا ہے، غریب ہو یا مالدار دیندار ہو یا بد دین شادی کے مسئلہ میں ہر ایک متفکر نظر آتا ہے، حضور اکرم ﷺ نے اور صحابۂ کرام نے کتنی سادگی اور کتنی آسانی کے ساتھ عمل کر کے دکھلایا تھا مگر آج شادی سب سے مشکل امر بن کر رہ گیا ہے، شادی تو ایک خوشی کی چیز تھی لیکن ہم نے اسے ایک مصیبت کا سامان بنا دیا ہے۔

Scanned by CamScanner

آج کتنے صوبوں میں غریب مسلمان اپنی لڑکیوں کوارزاں قیمت پر فروخت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں،لڑکیوں کی پیدائش کومعیوب سمجھا جانے لگا ہے،جس عورت کے صرف لڑکیاں ہو اسے بانجھ اور منحوس کہا جانے لگا ہے،کل تک تو نجومیوں کے ذریعہ مذکرومؤنث کا پتہ لگایا جاتا تھالیکن اب توالٹراساؤنڈ (ULTRASOUNOD) کے ذریعہ جنین کے مذکرومؤنث ہونے کا پتہ لگایا جاتا ہے،خدانخواستہ اگر حمل لڑکی کا ہوتو فوراً اسقاطِ حمل کولازمی اور ضروری سمجھا جاتا ہے۔

افسوس صد افسوس !! کہ آج تو لڑکیوں کے پیدا ہوتے ہی اسے خواب آور گولیاں زہریلے پتے کا دودھ اور گیلا تولیا چہرہ پر باندھ کر ختم کردیا جاتا ہے

آہ! آج کیا وہی دورِ جاہلیت کا آغاز نہیں ہو گیا ہے؟ جہاں لڑکیوں کے پیدا ہوتے ہی گڑھا کھود کر زمین میں زندہ دفن کردیا جاتا تھا؟

افسوس ! پھر عرب کا وہی ماحول پلٹ کر آ گیا ہے، جہاں لڑکیوں کی پیدائش کوایک سنگین عیب تصور کیا جاتا تھا،

میں پوچھتا ہوں غیروں کے مالوں کے حریص اور لالچی لوگوں سے!

بتاؤ کیا اس گندی ذہنیت کے اصل سبب تم ہی نہیں ہو؟

Scanned by CamScanner

اس ناحق قتل کے پیچھے کیا تمہارا ظلم کارفرمانہیں ہے؟

کیا اپنی پیاری بچیوں کے گلا گھونٹتے وقت ان کے ذہن میں یہی خوف دامن گیر نہیں تھا؟ کہ بیٹی جب جوان ہو جائے گی تو اسوقت میں اس کے جوڑے کی تلاش کیلئے ایک جاہل لڑکے کے دروازہ پر بھی جاؤنگا تو وہ بھی کم ازکم ایک اسکوٹر کا مطالبہ ضرور کرے گا جس کی طاقت میرے اندر نہیں ہوگی۔

افسوس! آج ہماری کتنی بہنوں کے گلے میں ہار کی جگہ پھانسیوں کی رسّیاں ڈالکر موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے

کتنوں کے نرم ونازک جسم پر مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگادی جاتی ہے،

کتنوں کو مہینوں تاریک کمروں میں بند کر کے بھوک سے تڑپا تڑپا کر جان دیدینے پر مجبور کردیا جاتا ہے،

بہت سی نوجوان معصوم بہنیں اپنی مستقبل کی ہولنا کیوں سے گھبرا کر اپنے گلے میں پھانسی ڈالکر خودکشی کرلیتی ہیں۔

آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے؟

ان غریب لڑکیوں کا کیا قصور ہے؟

صرف اور صرف بات یہ ہے کہ یہ غریب گھرانہ میں پیدا ہوئیں ہیں۔

غربت نے ان کا حسن، سلیقہ، اخلاق، شرافت، اور ذہانت کو نگل لیا۔

دولت کی کمی ان کی خامی بن گئی ہے۔

ان کی تعلیم، کرداراوران کی خوبصورتی غربت کی بھینٹ چڑھ گئی ہے

آج ان کی تمام اچھائیاں بھی انہیں خوشیاں نہیں دلاسکتیں ہے

کیونکہ آج کوئی ایسا حاتم طائی نہیں جو انہیں غربت کی دلدل سے نکال سکے۔ جو ان کے زخمی دل پر مرہم رکھ سکے۔

ان کے نرم ونازک بدن پر سے گندے، پھٹے اور پیوند لگے کپڑوں کو اتار کر حریر وریشم کے منقش اور بیش بہا جوڑے پہنا سکے

ان کے گرم گرم بہتے آنسوؤں کو محبت بھرے ہاتھوں سے پونچھ سکے

اوران کے اجڑے ہوئے پرانے چھپر سے نکال کر انہیں آرام وسکون کے محل میں لا سکے۔

دوستو! ہمارے مسلمان بھائی کان کھولکر سن لیں کہ اگر ہم اسکوٹر مانگیں ماروتی مانگیں، اور شہر کے اندر بڑی کوٹھی مانگے گے تو ہم نے تو شریعت کے خلاف کیا حالانکہ اگر ہم ایسا کرینگے تو جہالت کی انتہاء ہو جائیگی، یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ ایسا کون باپ ہوگا جو اپنی پیاری لاڈلی بیٹی کو خالی ہاتھ رخصت کرنا چاہے، سسرال میں جا کر اپنی پیاری بیٹی کے دکھ اور پریشانیوں کو دیکھ سکے؟ لیکن جہاں کھانے کے لالے پڑتے ہوں۔

Scanned by CamScanner

چھوٹے چھوٹے بچے ایک ایک روٹی کی خاطر بلک بلک کر دم توڑ رہے ہوں کسی طرح شام کا کھانا مل جائے تو دوسرے وقت کی فکر میں رات بھر چین کی نیند نہ آتی ہو وہاں سے جہیز کا مطالبہ کیسے حل ہو؟

دوستو! اور بزرگو! شریعت نے مانگنے کی مذمت بیان کی ہے چہ جائیکہ مطالبہ اور مانگ لڑکیوں سے ہو یہ تو اور بے غیرتی کی بات ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ کسی مالدار یا تندرست شخص کیلئے سوال کرنا جائز نہیں ، سوائے اس شخص کے کہ جو سخت محتاج اور بہت زیادہ مقروض ہو، جو شخص اپنی دولت کو بڑھانے کیلئے سوال کرے گا تو قیامت کے دن اس کا سوال اس کے چہرہ پر خراش کی صورت میں نمودار ہوگا اور دوزخ کے گرم پتھر اس کو کھائیں گے اب جن کا جی چاہے مال کم کریں اور جن کا جی چاہے زیاد کریں (ترمذی)

یہ کتنی بے غیرتی اور بے شرمی کی بات ہے کہ اللہ تعالی نے جنھیں کمزور بنایا ہے ان سے زبردستی مال وصول کیا جائے، عورت محبوب اور مطلوب ہے اس کی محبوبیت کا تقاضہ یہ ہے کہ اس پر اپنا مال خرچ کیا جائے، کتنی بے حیائی کی بات ہے کہ صحت مند طاقت ور اور نوجوان مرد ایک صنفِ نازک سے بھیک مانگتا پھرے۔

جو مال اکھٹا کرنے کی نیت سے نکاح کرتے ہیں انہیں معلوم ہونا

Scanned by CamScanner

چاہئے کہ ان کے دین اور دنیا برباد ہو رہے ہیں، قیمتی جوڑے اور جہیز کیلئے شادی کرنے والے ذرا ہوش مین آجائیں! اور اللہ کے نبی صادق ومصدوق ﷺ کا پاک ارشاد سن لیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "من تزوج لعزها لم يزره الله الا زلا، و من تزوجها لمالها لم يزره الله الا فقرا، ومن تزوجها لحسبها لم يزره الله الادنائة، ومن تزوج امرأة لم يرد بها الا ان يغض بصره ويحصن فرجه او يصل رحمه بارك الله له فيها وبارك لها فيها (طبرانی)

کہ جو شخص کسی عورت سے اس کی دنیوی عزت وحیثیت کی وجہ سے شادی کرے گا تو اللہ تعالی اس کی ذلت میں اضافہ ہی کرے گا اور جو اس کے مال کے سبب شادی کرے گا تو اللہ تعالی اس کے فقر وافلاس میں زیادتی ہی کرے گا۔ اور جو اس کے حسب ونسب کے سبب نکاح کریگا اللہ اس کو پست ہی کردے گا اور جو کسی عورت سے صرف اس لئے نکاح کرے گا کہ اس کی آنکھ نیچی رہے اور شرمگاہ محفوظ رہے اور صلہ رحمی کرے تو اللہ تعالی ان دونوں مرد وعورت کو ایک دوسرے کیلئے خیر وبرکت کا ذریعہ بنادے گا۔

اس حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے حق میں بددعاء فرمائی ہیں جو نکاح محض مال ودولت یا جاہ وجلال اور عزت کیلئے کرتے

Scanned by CamScanner

ہیں ،اور جوڑے اور جہیز کے مطالبہ کرنے والوں کو ایک وارننگ دی ہے کہ وہ اپنی گندی سوچ پر غور کریں !اور اپنے آپکو دنیا کی فانی اور بے حقیقت دولت کیلئے ذلیل نہ کریں۔

اپنے اوپر ظلم کرنے والے مجرمو! آگاہ ہو جاؤ!اور اپنے اس ناپاک ارادہ اور حرکت سے آج ہی باز آجاؤ ورنہ تمہارے اس ظلم سے جتنا خون بہے گا، جتنی آرزوئے دفن ہونگی اور زمین میں جتنا فساد پھیلے گا،کل قیامت کے دن اللہ کے جناب میں ایک ایک کا حساب دینا پڑیگا!

تم یہ نہ سمجھنا کہ میرے اس عمل کو کون جانتا ہے؟ پڑھو قرآن کی یہ آیت "یومئذ تحدث اخبارها ○ بان ربك اوحی لها ○" اللہ رب العزت زمین کو حکم دے گا اور وہ فرفر اپنی پشت پر کی گئی تمام خبروں کو بیان کر دے گی ،گویا جس زمین پر آج تم دھڑلے اور نڈر ہو کر یہ غلط حرکت کئے جا رہے ہو وہ آج تمہاری ایک ایک حرکت کو ٹیپ کر رہی ہے اور اس کی کیسیٹ میں تمہاری زندگی کا ایک ایک لمحہ ریکارڈ ہو رہا ہے، قیامت کے دن اس ٹیپ ریکارڈ (Taperecord) کو چالو کر دیا جائے گا وہ پورے عالم کے مجمع میں تمہارے ایک ایک ظلم کو صاف صاف بیان کر دے گا۔

میرے نو جوان دوستو! کون ہے جو میری اس درد بھری آواز پر لبیک

کہے؟

اور میری چیخ پر بیتاب و بے قرار ہو جائے،

اور آج ہی یہ فیصلہ کر کے اٹھے کہ ہم جہیز و تلک کی لعنت کو مٹائیں گے

ہم نے اب تک ناجائز پیسے اور سامان لئے ہیں واپس کر دیں گے

گھروں میں مایوس بیٹھی اپنی کنواریوں بہنوں کی شادیاں کرائیں گے

جو شخص ناجائز مطالبات کرے گا ہم اس کا بائیکاٹ کر دیں گے

اب تو ہم اپنا ایک محاذ بنائیں گے اور اپنا مال و اسباب لٹا دیں گے

اور مجبور و بے سہارا بہنوں کی شادیاں کرائیں گے

اب تو ہم یہ اعلان کر دینگے کہ ہم اپنے نکاح میں اپنا ہی کپڑا پہن کر آئیں گے

اور ساتھ ہی ہونیوالی رفیقۂ حیات کا جوڑا بھی لیجائیں گے

اور یہ ثابت کر دیں گے کہ محبوب دو جہاں محمد عربی ﷺ کے ہم سچے اور پکے عاشق امتی ہیں.

شادی کے موقع پر ہونیوالے تمام بدعات وخرافات گانا بجانا اور بارات کو مٹا دیں گے۔

اور جن شادیوں میں ان چیزوں کا اہتمام کیا گیا ہو ہم اس میں بھی شرکت نہ کریں گے۔

Scanned by CamScanner

اگر میرے سسر سود یا قرض لیکر میرے جہیز کا سامان تیار کریں گے تو ان کا سارا سامان یہ کہکر واپس کردیں گے کہ میرے پیارے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے "ان اعظم النکاح برکۃ ایسر مؤنۃ "(مشکوۃ) کہ بابرکت نکاح وہ ہے جس کا خرچ کم سے کم اور ہلکا ہو۔

کاش اے نوجوانانِ ملت! میری چیخیں تمہارے عیش ونشاط کو مکدر کردیں!

میری آہ وبکاء تمہارے سوتے دلوں کو جگادے

میری فریاد تمہارے سینے میں ایک دہکتی آگ جلادے

میری ایک ایک آواز تمہاری آنکھوں کو ندیوں کی طرح بہادے، اور پیارے رسول کا سچا عاشق بنادے (آمین)

ہے دین حق کی لاش پہ مسلم بھی خندہ زن
کس درجہ دردناک نظارہ ہے ساتھیو
کیسے ہو عام اس کی تپش سوچتا ہوں میں
دل ہے کہ ایک دہکتا شرارہ ہے ساتھیو

وما علینا الا البلاغ

☆☆ نعت ☆☆

تیرے آنے سے دنیا میں بہاروں کا مقام آیا
وِلادت پر تیری آقاؐ ستاروں کا سلام آیا

تیری شانِ نبوت کی قسم دورِ جہالت میں
مٹی ظلمت جہاں سے جب محمدؐ کا قیام آیا

تھی منڈلائی ہوئی عالم میں ان سے پہلے تاریکی
چراغِ نور بنکر وہ نبیوںؑ کا امام آیا

حضورِ پاکؐ ہوں جس دل میں جلوہ گر مسلمانو
دلِ مضطر کو اس کے یوں درودوں کا سلام آیا

تمنا ہے الٰہی آس احمدؔ کی یہی تجھ سے
مدینے میں کروں عرض یہ اُن کا غلام آیا

Scanned by CamScanner

ملفوظِ مبارک

بانیٔ تبلیغ حضرت مولانا محمدالیاس صاحب ؒ

حضرت مولانا نے فرمایا کہ تبلیغ میں لاکھوں لوگ لگے ہوئے ہیں، اصل میں وہ لگا ہوا ہے جس کو لگی ہوئی ہے، اور لگی ہوئی اس کو ہے جو لوگوں کو لگانے میں لگا ہوا ہے اور لوگوں کو لگانے میں وہ شخص لگا ہوا ہے جسے حضور ﷺ والا غم نصیب ہو اور حضور ﷺ والا غم اُسے نصیب ہوتا ہے جو قربانی کے درجوں سے آگے بڑھتا ہے۔

فرمایا: جو اس گئے گذرے دور میں نبی ﷺ کے کام کو لیکر گھروں کو چھوڑ کر جان قربان کر کے نبی کے کام کو کرے گا اور دردر پھرے گا اپنے خون پسینے کو بہائے گا، آپ ﷺ قیامت کے دن اُسے اپنے ہاتھوں سے آبِ کوثر پلائیں گے اور بقول ایک اللہ والے کے کہ آپ ﷺ دین کی محنت کرنے والوں پر قیامت کے دن فخر فرمائیں گے۔

اور فرمایا: کہ میرے دل کا وِجدان کہتا ہے کہ انبیاء سے کہیں گے کہ دیکھو یہ میرا اُمتی ہے، جو میرے دین کو لیکر دردر پھرا ہے۔

(ماخوذ از "اللہ کے پیارا بننے کا طریقہ")

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

Scanned by CamScanner